سوال

(456) مشرک کے ذبیحہ کے متعلق شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مشرک کے ذبیحہ کے متعلق کیا حکم ہے ، یعنی اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے ، نیز جو شخص خود کو مسلمان کہلائے اور شرک کا ارتکاب بھی کرے اس کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ذبح کرنا بھی ایک عبادت ہے ،جو مشرک سے قبول نہیں کی جاتی ۔ اس لئے جو بنیادی طور پر مشرک ہیں ، مثلاً : ہندو، سکھ اور بدھ مت وغیرہ ان کا ذبیحہ حرام ہے ، البتہ اہل کتاب جو سماوی شریعت کے قائل ہیں ۔ قرآنی صراحت کے مطابق ان کا ذبیحہ جائز قرار دیا گیا ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

’’اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے جائز ہے ۔ ‘‘ [۵/المائدہ: ۵]

اس آیت کریمہ میں کھانے سے مراد ذبیحہ ہے لیکن اس کے لئے بھی شرط ہے کہ حلال جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے ، نزول قرآن کے وقت اہل کتاب کی دو اقسام میں شرک پایا جاتا تھا ، جیسا کہ قرآن میں ہے کہ یہودی حضرت عزیر علیہ السلام اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے تھے ، ان کے باوجود ان کے ذبیحہ کو مشروط طور پر ہمارے لئے حلال قرار دیا گیا ہے ۔ اسی طرح دور حاضر کے مسلمان جو معیاری نہیں ہیں ، البتہ کلمہ گو، نماز وروزہ کے قائل وفاعل ہیں ، اگر بظاہر کوئی شرکیہ کام کریں تو ان کا ذبح کردہ جانور حرام نہیں ہوگا ۔ ہاں ، اگر شرک وبدعت کو اپنے لئے حلال سمجھتے ہوں ، ضد اور ہٹ دھرمی کے طور پر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے ذبیحہ سے اجتناب کرنا چاہیے ۔ واضح رہے کہ اگر کسی انسان میں شرک کے اسباب موجود ہوں تو اسے مشرک قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہاں کوئی موانع نہ ہوں ۔ اگر اسباب کے ساتھ کوئی رکاوٹ یا مانع موجود ہو تو انہیں مشرک نہیں قرار دیا جاسکتا ہے ۔ اس موضوع پر راقم نے مورخہ ۲۷ جولائی بمقام دفتر ’’محدث ‘‘ ، ماڈل ٹاؤن لاہور میں ایک درس دیا تھا اور وہ دفتر محدث سے مل سکتا ہے ۔ اس میں وضاحت کی تھی کہ کسی کو مشرک یا کافر قرار دینے کے اسباب ، ضوابط ، شرائط اور موانع کیا ہیں ۔

قرآن وحدیث میں ہمیں اس بات کا پابند بنایا گیا ہے کہ ہم حلال اور طیب مال استعمال کریں ، اس سلسلہ میں اِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ کثرت سے پڑھا کریں ، اس میں بہت خیر و برکت ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:451